آیت سجدہ پڑھنے سے پہلے سجدہ تلاوت کرلیا اور آیت پڑھنے کے بعد سجدہ نہ کیا، تو نماز کا حکم

دار الافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:har-7325 تاریخ:28-02-2026

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نے تراویح میں غلطی سے آیت سجدہ سے پہلے والی آیت پر سجدہ تلاوت کرلیا، میں سمجھا کہ یہ آیت سجدہ ہے، جبکہ آیت سجدہ اس سے اگلی والی آیت تھی، اور پھر اگلی آیت یعنی آیت سجدہ پڑھنے پر دوبارہ سجدہ تلاوت نہیں کیا، بلکہ قراءت جاری رکھی اور آٹھ آیات مزید پڑھنے کے بعد رکوع کیا اور حسب معمول نماز مکمل کرلی، آخر میں سجدہ سہو بھی نہیں کیا اور نہ ہی ان دو رکعتوں کا اعادہ کیا، تو ایسی صورت میں نماز کا کیا حکم ہوگا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

صورتِ مسئولہ میں تراویح کی ان دو رکعتوں کا اعادہ واجب ہے، کیونکہ آپ کا نماز میں آیت سجدہ پڑھے بغیر سجدہ تلاوت کرنا زائد سجدہ شمار ہوگا، جس کی وجہ سے آپ پر سجدہ سہو لازم تھا، جس طرح کوئی شخص ایک رکعت میں بھولے سے دو کے بجائے تین سجدے کرلے، تو ایک زائد سجدہ ہونے کی وجہ سے اس پر سجدہ سہو لازم ہوتا ہے، اور سجدہ سہو لازم ہونے کے باوجود سجدہ سہو نہ کرنے کی صورت میں نماز مکروہ تحریمی و واجب الاعادہ ہوگی، نیز یہاں نماز مکروہ تحریمی ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ زائد سجدہ کرنے کے بعد جب آپ نے آیتِ سجدہ پڑھی، تو آپ پر سجدہ تلاوت کرنا واجب تھا، لیکن آپ نے نہیں کیا، تو اس کی وجہ سے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوئی، کیونکہ نماز میں آیت سجدہ پر سجدہ تلاوت کرنا نماز کے اعمال و افعال اور اس کے واجبات میں شامل ہے اور یہ نماز میں بلا تاخیر ادا کرنا واجب ہے، اگر

سجدہ کرنا بھول گیا، تو جب تک حرمتِ نماز میں ہے، اگرچہ سلام پھیر لیا ہو، سجدہ تلاوت کرے اور آخر میں سجدہ سہو بھی کرے، اگر بالکل ہی سجدہ تلاوت چھوڑ دیا اور نماز سے باہر ہو گیا، تو اس سجدہ تلاوت کی قضا نہیں، بلکہ اب اس نماز کا اعادہ واجب ہو گا، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں آپ اور ان دو رکعتوں میں شریک تمام نمازیوں پر تراویح کی ان دو رکعتوں کا اعادہ کرنا لازم ہے، البتہ ان دو رکعتوں میں پڑھے جانے والے قرآن پاک کا اعادہ کرنا ضروری نہیں ہے۔

نماز میں زائد سجدہ کرنا ترکِ واجب ہے۔ چنانچہ در مختار مع رد المحتار میں نماز کے واجبات کے بیان میں ہے: "(وترک تکریر رکوع وتثلیث سجود) لأن فی زیادۃ رکوع أو سجود تغییر المشروع، لأن الواجب فی کل رکعۃ رکوع واحد و سجدتان فقط، فاذا زاد علی ذلک فقد ترک الواجب، ملتقطا" ترجمہ: اور (ایک رکعت میں) رکوع ایک سے زائد نہ کرنا اور تین سجدے نہ کرنا (واجب ہے)، کیونکہ رکوع یا سجدہ زیادہ کرنے میں مشروع کو تبدیل کرنا ہے، اس لیے کہ ہر رکعت میں فقط ایک رکوع اور دو سجدے فرض ہیں، اگر اس پر کچھ زیادہ کیا، تو اس نے واجب کو ترک کیا۔

(درمختار مع ردالمحتار ج2، ص201، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاویٰ رضویہ میں سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا کہ امام نے ایک رکعت میں تین سجدے کر لیے اور سجدہ سہو بھی نہیں کیا، تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟ اس کے جواب میں سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "فرض ادا ہو گیا، واجب ترک ہوا سجدہ سہو لازم تھا، نماز پھیریں اتنے آدمی۔" **(فتاویٰ رضویہ جلد 8 صفحہ 215، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاھور)**

بہار شریعت میں ہے: "ایک رکعت میں تین سجدے کیے یا دو رکوع یا قعدۂ اولیٰ بھول گیا تو سجدۂ سہو کرے۔" **(بھار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 520، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

نماز میں آیت سجدہ پڑھنے کے بعد سجدہ تلاوت کرنا نماز کے واجبات میں شامل ہے۔ چنانچہ "غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی" میں واجبات نماز کے باب میں ہے: "(و) منھا (سجدۃ التلاوۃ)

فانھامع کونھاواجبۃ فی نفسھا فھی من واجبات الصلاۃ ایضا اذ تلیت فیھا حتی لواخرھا عن محلھا سھواً یجب علیہ سجود السھو"ترجمہ: اور واجبات میں سے سجدہ تلاوت بھی ہے، کیونکہ جب نماز میں آیت سجدہ تلاوت کی جائے اس وقت یہ فی نفسہ واجب ہونے کے ساتھ، نماز کے واجبات میں سے بھی ہے، یہاں تک کہ اگر کسی نے اسے اپنے محل سے موخر کیا، تو اس پر سجدہ سہو، واجب ہو گا۔

(غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، ص258، مطبوعہ لاھور)

علامہ سید طحطاوی حنفی علیہ الرحمۃ نماز کے واجبات بیان کرتے ہوئے در مختار کے حاشیہ میں فرماتے ہیں "ومنھا سجدۃ التلاوۃ عند قراءۃ آیتھا" اور ان (واجبات) میں سے آیت سجدہ کی قراءت کے وقت سجدہ تلاوت بھی ہے۔ **(حاشیہ طحطاوی علی الدر، ج1، ص212، مطبوعہ کوئٹہ)**

بہار شریعت، واجبات نماز میں ہے:"(45) آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدہ تلاوت کرنا۔"

(بہار شریعت، ج1، ص519، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نماز میں آیت سجدہ پڑھنے کے بعد بلا تاخیر سجدہ تلاوت کرنا واجب ہے، اگر نہ کیا، تو جب تک حرمتِ نماز میں ہے، اگرچہ سلام پھیر لیا ہو، سجدہ تلاوت کرے اور سجدہ سہو کرے۔ چنانچہ متن تنویر الابصار اور شرح در مختار میں ہے:"(وھی علی التراخی) علی المختار (ان لم تکن صلویۃ) **فعلی الفور لصیرورتھا جزءامنھا ویاثم بتاخیرھا ویقضیھا مادام فی حرمۃ الصلاۃ ولو بعد السلام۔** ملتقطا" اور یہ یعنی سجدہ تلاوت، مختار قول کے مطابق بطور تراخی واجب ہے، بشرطیکہ نماز کا نہ ہو کہ نماز میں واجب سجدہ تلاوت علی الفور واجب ہے کہ یہ نماز کا جزء بن چکا ہے اور اس میں تاخیر کرنے کی صورت میں گنہگار ہو گا اور جب تک نماز کی تحریمہ باقی ہے، اگرچہ سلام کے بعد، وہ سجدہ کرے گا۔

(متن تنویر وشرح درمختار ج2، ص704،703، مطبوعہ کوئٹہ)

علامہ محقق ابن عابدین الشامی علیہ الرحمۃ در مختار کی عبارت (و یاثم بتاخیرھا) کے تحت فرماتے ہیں:"لانھا وجبت بما ھو من افعال الصلاۃ، وھو القراءۃ و صارت من اجزائھا، فوجب اداؤھا مضیقا کما فی البدائع **ولذا کان المختار وجوب سجود السھو لو تذکرھا بعد محلھا**" کیونکہ یہ نماز

کے افعال میں سے ایک فعل کی وجہ سے واجب ہوا، اور وہ فعل قراءت ہے اور یہ نماز کے اجزاء میں سے ہو گیا، لہٰذا اس کی ادائیگی تنگی کے ساتھ واجب ہے، جیسا کہ بدائع میں ہے اور اسی وجہ سے اگر اپنے محل کے بعد یاد آیا، تو مختار سجدہ سہو کا واجب ہونا ہے۔ (ردالمحتار، ج2، ص704، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: "سجدہ تلاوت نماز میں فوراً کرنا واجب ہے، تاخیر کرے گا گنہگار ہو گا اور سجدہ کرنا بھول گیا تو جب تک حرمت نماز میں ہے، کرلے، اگرچہ سلام پھیر چکا ہو، اور سجدہ سہو کرے۔"
(بہارشریعت، ج1، ص733، مکتبۃالمدینہ، کراچی)

اگر نماز میں سجدہ تلاوت نہ کیا، تو اب اس کی قضا نہیں۔ چنانچہ غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی میں ہے: "وکل سجدة وجب فی الصلوٰة ولم تؤد فیها سقطت ای لم یبق السجود لها مشروعا لفوات محله، اذ لو سجد خارج الصلوٰة یکون مؤدیا لها انقص مما وجبت، وما وجب کاملا لا یتادیٰ ناقصا، ولو اداها فی صلوٰة اخریٰ فکذلک، لکونها اجنبیة منها" ترجمہ: ہر وہ سجدہ جو نماز میں واجب ہوا، اور اس نماز میں اس کو ادا نہیں کیا، تو وہ ساقط ہو جائے گا یعنی محل فوت ہونے کی وجہ سے اب وہ سجدہ مشروع نہ رہے گا، کیونکہ اگر نماز سے باہر سجدہ کیا، تو وہ اس واجب سے کم ادا کرنے والا شمار ہو گا، اور جو چیز کامل واجب ہوئی اس کو ناقص ادا نہیں کیا جاسکتا، اور اگر اس کو دوسری نماز میں ادا کیا، تو بھی اسی طرح حکم ہو گا، کیونکہ وہ اس سجدے کے لئے اجنبی نماز ہے۔
(غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، ص432، مطبوعہ لاھور)

بہار شریعت میں ہے: "نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو اس کا سجدہ نماز ہی میں واجب ہے بیرون نماز نہیں ہو سکتا۔ اور قصداً نہ کیا تو گنہگار ہوا توبہ لازم ہے۔"
(بہارشریعت، ج1، ص733، مکتبۃالمدینہ، کراچی)

واجب اگر بھولے سے چھوٹا تو سجدہ سہو لازم ہے، اگر سجدہ سہو نہ کیا یا پھر جان بوجھ کر واجب چھوڑا تو نماز کا اعادہ واجب ہے۔ چنانچہ فتاویٰ رضویہ میں ہے: "واجب بھول کر چھوٹا تو سجدہ سہو کا حکم ہے اور قصداً چھوڑا یا بھول کر چھوٹا تھا مگر سجدہ سہو نہ کیا تو اعادہ واجب ہے۔"
(فتاوی رضویہ ج7، ص306، مطبوعہ: رضافاؤنڈیشن، لاھور)

تراویح کی نماز واجب الاعادہ ہونے کی صورت میں قراءت کا اعادہ ضروری نہیں، چنانچہ اس کے متعلق سیدی اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: ”نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوئی کہ واجب ضم سورۃ بوجہ فصل بالا جنبی ترک ہوا مگر اعادہ تراویح سے اعادہ قرآن لازم نہیں یہ (یعنی اعادہ قرآن کا لازم ہونا) جب تھا کہ تراویح باطل ہو جاتی۔“

(فتاوی رضویہ، ج7، ص481، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

تنبیہ (1): یاد رہے کہ نماز میں واجب سجدہ تلاوت، جس طرح مستقل سجدہ کرنے سے ادا ہوتا ہے، اسی طرح نماز کے رکوع اور سجدہ سے بھی ادا ہو جاتا ہے، مگر اس میں شرط یہ ہے کہ آیت سجدہ پڑھنے کے فوراً بعد رکوع اور سجدہ کیا جائے، تین آیات سے زیادہ تاخیر نہ کی جائے، جبکہ صورت مسئولہ میں آپ نے آٹھ آیات پڑھنے کے بعد رکوع اور سجدہ کیا، لہذا اس سے سجدہ تلاوت ادا نہ ہو گا۔ نیز نماز کے رکوع سے سجدہ تلاوت ادا ہونے میں مزید ایک شرط نیت کا ہونا بھی ہے یعنی رکوع میں سجدہ تلاوت کی نیت بھی ہو، اس کے بغیر سجدہ تلاوت ادا نہیں ہو گا، جبکہ نماز کے سجدہ سے سجدہ تلاوت ادا ہونے میں نیت کا ہونا شرط نہیں۔

چنانچہ تنویر الابصار اور شرح درمختار میں ہے: ”(و) تودی (برکوع صلاۃ) اذا کان الرکوع (علی الفور من قراءۃ آیۃ) او آیتین و کذا الثلاث علی الظاھر کما فی البحر (ان نواہ) ای: کون الرکوع لسجود التلاوۃ علی الراجح (و) تودی (بسجودھا کذلک) ای :علی الفور (وان لم ینو) بالاجماع

”ترجمۃ: اور سجدہ تلاوت نماز کے رکوع سے ادا ہو جاتا ہے، جبکہ وہ رکوع ایک آیت یا دو آیات اور اسی طرح ظاہر الروایہ کے مطابق تین آیات پڑھ کر فوراً کیا ہو (اس سے زیادہ تاخیر نہ کی ہو) جیسا کہ بحر میں ہے، بشرطیکہ نیت بھی کی ہو یعنی سجدہ تلاوت کے لئے رکوع کافی ہونے میں راجح قول پر (نیت شرط ہے) اور بالاجماع نماز کے سجدہ سے بھی اسی طرح یعنی علی الفور ہونے کی صورت میں سجدہ تلاوت ادا ہو جاتا ہے، اگرچہ اس میں نیت بھی نہ ہو۔

(تنویر و درمع ردالمحتار، ج2، ص707،706، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے:"اگر آیت سجدہ پڑھنے کے بعد فوراً نماز کا سجدہ کرلیایعنی آیت سجدہ کے بعد تین آیت سے زیادہ نہ پڑھا اور رکوع کرکے سجدہ کیا، تو اگرچہ سجدہ تلاوت کی نیت نہ ہو، ادا ہو جائے گا۔"

(بہار شریعت، ج1، ص733، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

تنبیہ (2): یاد رہے! جب تراویح کی دو رکعتیں کسی وجہ سے واجب الاعادہ ہو جائیں اور وقت میں ان رکعتوں کا اعادہ نہیں کیا، جیسا کہ صورتِ مسئولہ میں ہے، تو ان رکعتوں کا اعادہ تراویح کا وقت ختم ہو جانے کے بعد بھی واجب ہے، کیونکہ جو نماز واجب الاعادہ ہو جائے، اس کے متعلق راجح حکم یہ ہے کہ اس نماز کا اعادہ وقت کے اندر یا وقت کے بعد دونوں صورتوں میں واجب ہے، یہی وجہ ہے کہ کتب فقہ میں تراویح کے متعلق جہاں واجب الاعادہ ہونے کا حکم ارشاد فرمایا، اس میں کسی قسم کے وقت کی قید نہیں لگائی، البتہ جب تراویح کی دو رکعتیں فاسد ہو جائیں، تو ایسی صورت میں فقط اسی رات میں ان رکعتوں کو دوبارہ ادا کرنے کی صورت میں وہ تراویح میں شمار ہو جائیں گی اور اس رات کے گزر جانے کے بعد یعنی طلوع فجر ہو جانے سے چونکہ تراویح کا وقت ختم ہو جائے گا، لہٰذا بعد میں ان دو رکعتوں کو تراویح کی نیت سے نہیں بلکہ "جو نفل شروع کرکے فاسد کر دی" اس کی قضا کی نیت سے تنہا (یعنی بغیر جماعت) پڑھیں گے۔

اگر نماز واجب الاعادہ ہو گئی اور اسے وقت میں ادا نہ کر سکے، تو بعد میں بھی اعادہ واجب ہی رہے گا کہ اعادہ وقت کے ساتھ خاص نہیں۔ جیسا کہ رد المحتار میں ہے:"يشمل وجوبها في الوقت وبعده: أي بناء على أن الإعادة لا تختص بالوقت" نماز میں اعادہ واجب ہونے کا حکم وقت اور اس کے بعد دونوں کو شامل ہے۔ یعنی اس پر بنا کرتے ہوئے کہ اعادہ وقت کے ساتھ خاص نہیں۔

(ردالمحتار مع الدر المختار، ج02، ص631، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاویٰ رضویہ میں تراویح کی ایک واجب الاعادہ صورت کے متعلق سوال ہوا، تو امام اہلسنت رحمہ اللہ نے مطلقاً تراویح کے واجب الاعادہ ہونے کا حکم ارشاد فرمایا، چنانچہ فتاویٰ رضویہ میں سوال ہوا کہ حافظ

نے تراویح میں فاتحہ اور سورہ توبہ کے درمیان "اعوذ باللہ من النار ومن شر الکفار الخ "بالجہر قصداً پڑھا، اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ نماز ہوئی یا نہیں اور ہوئی تو کیسی ؟ اگر نماز واجب الاعادہ ہو، تو ان دونوں رکعتوں میں جو قرآن پڑھا گیا ختم کے پورا ہونے میں اس کا اعادہ بھی ضرور ہے یا کیا؟

اس کے جواب میں امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں: "سورہ توبہ شریف کے آغاز پر بجائے تسمیہ یہ تعوّذ محدثات عوام سے ہے، شرع میں اس کی اصل نہیں، خیر بیرون نماز اس میں حرج نہ تھا، رہی نماز اگر سورہ فاتحہ کے بعد یہی سورہ توبہ شروع کی اور اس سے پہلے وہ اعوذ پڑھی تو نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوئی کہ واجب ضم سورۃ بوجہ فصل بالا جنبی ترک ہوا، مگر اعادہ تراویح سے اعادہ قرآن لازم نہیں، یہ جب تھا کہ تراویح باطل ہو جاتی۔"

(فتاوی رضویہ، ج 7، ص 481، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

یونہی فتاویٰ فیض الرسول میں داڑھی منڈانے یا ایک مشت سے کم رکھنے والے حافظ کے پیچھے پڑھی گئی تراویح کے متعلق سوال ہوا، تو آپ رحمہ اللہ نے مطلقاً اعادہ کا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ لکھتے ہیں: "جو حفاظ ایک مشت سے کم داڑھی رکھنے کے عادی ہیں، وہ فاسق ہیں ایسے حفاظ کو امامت کرنا، جائز نہیں، اگر وہ لوگ امامت سے باز نہ آئیں، تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان کو امامت سے روکیں اس لئے کہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں، **جو نمازیں کہ ان کے پیچھے پڑھی گئی ہیں، خواہ فرض ہوں یا سنت ان کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے، اگر دوبارہ نہیں پڑھیں گے تو گنہگار ہوں گے۔**"

(فتاوئ فیض الرسول ج 1، ص 285، مطبوعہ شبیر برادرز)

تراویح کی فاسد رکعتیں دوسرے دن پڑھنا چاہے تو تراویح کی نیت کے ساتھ پڑھنا مکروہ ہے، اس کے متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے: "إذا فاتت التراويح لا تقضى بجماعة ولا بغيرها وهو الصحيح، هكذا في فتاوى قاضي خان۔ وإذا تذكروا أنه فسد عليهم شفع من الليلة الماضية فأرادوا القضاء بنية التراويح يكره ولو تذكروا تسليمة بعد أن صلوا الوتر قال محمد بن الفضل: لا يصلونها بجماعة وقال الصدر الشهيد يجوز أن يصلوها بجماعة، كذا في السراج الوهاج "ترجمہ: جب تراویح فوت ہو جائے،

اس کی قضا نہیں، نہ جماعت کے ساتھ اور نہ جماعت کے بغیر۔ اسی طرح فتاوی قاضیخان میں ہے، اور جب یاد آیا کہ گزشتہ رات شفع فاسد ہوا تھا، تو انہوں نے تراویح کی نیت سے قضا کرنے کا ارادہ کیا، تو یہ مکروہ ہے اور اگر وتر کے بعد یاد آیا کہ ایک سلام (یعنی دو رکعتیں) باقی ہیں، تو محمد بن فضل نے فرمایا کہ انہیں جماعت کے ساتھ نہیں پڑھیں گے اور صدر شہید نے فرمایا کہ جماعت کے ساتھ پڑھنا جائز ہے۔ اسی طرح سراج وہاج میں ہے۔ **(فتاوی عالمگیری، ج1، ص117، مطبوعہ کوئٹہ)**

ان کی جماعت مکروہ ہونے کے متعلق بہار شریعت میں ہے: "وتر پڑھنے کے بعد لوگوں کو یاد آیا کہ دو رکعتیں رہ گئیں تو جماعت سے پڑھ لیں اور آج یاد آیا کہ کل دو رکعتیں رہ گئی تھیں، تو جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے۔" **(بہار شریعت ج1، ص694، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

10 رمضان المبارک 1447ھ/28 فروری 2026ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے